Lord of the Flies

William Golding

لورڈ آف دی فلائز

ولیم گولڈنگ

سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

لارڈ آف دی فلائز

انیس سو تر اسی کا نوبل انعام یافتہ عظیم ناول

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

Syed Irfan Ali

اس کتاب کی آڈیو بک ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

1954

تاریخ ساز انگریزی ادب
ولیم گولڈنگ کا ظہور

No.	تاریخ ساز پیریڈ	ادوار
1.	**The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE)	Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE) Classical Greek Period (800-200 BCE) Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE) Patristic Period (c.70 CE-455 CE)
2.	**The Medieval Period** (455 CE-1485 CE)	The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE) The Middle English Period (c.1066-1450 CE)
3.	**The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE)	Early Tudor Period (1485-1558) Elizabethan Period (1558-1603) Jacobean Period(1603-1625) Caroline Age (1625-1649) Commonwealth Period/ Puritan Interregnum(1649-1660)
4.	**The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE)	Restoration Period (1660-1700) The Augustan Age (1700-1750) The Age of Johnson (1750-1790)
5.	**The Romantic Period** (1790-1830 CE)	Romantic poets & Gothic writings
6.	**The Victorian Period and the 19th Century** (1832-1901 CE)	Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence.
7.	**The Modern Period** (1914-1945 CE)	Modernist Writers, Realism, etc.
8.	**The Postmodern Period** (1945 – onward)	Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc.

لارڈ آف دی فلائز

انیس سو اٹھاسی میں لارڈ آف دی فلائز کو ادب کا نوبل انعام ملا۔

کیوں۔

کیونکہ یہ دراصل انسان کا اصل روپ اس کی فطرت دکھاتی ہے۔ یہ سوال کرتی ہے کہ کیا انسان دراصل وحشی ہے، خود غرض ہے، لالچی ہے، نیکی کے بجائے برائی اس کی فطرت کا حصہ ہے۔

یہ کتاب ولیم گولڈنگ نے کورل آئی لینڈ سے متاثر ہو کر لکھی۔ کورل آئی لینڈ میں چند پڑھے لکھے انگریز بچے اپنے جہاز کے تباہ ہونے پر ایک بے آباد جزیرے پر رہنے پر مجبور ہوئے اور جزیرے کو جنت بنا دیا، شاندار تہذیب، ادب و آداب، نیکی۔

مگر ولیم گولڈنگ نے اس کے برعکس لارڈ آف دی فلائز میں وہی بچے جہاز کے تباہ ہونے ہونے کے بعد ایک بے آباد جزیرے پر زندگی گزارتے دکھائے اور نوبل پرائز حاصل کر لیا۔ کیونکہ اصل انسانی فطرت دکھا دی، کے بچوں نے پہلے تہذیب یافتہ ہونے کی کوشش کی۔ ابتدا اچھی تھی مگر جلد ہی ان میں چھپی شیطانیت نے ابھرنا شروع کیا۔ لڑائیاں سیکھیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ بدی نے نیکی پر فتح حاصل کر لی۔

ولیم گولڈنگ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر انسان کو آزادی ملے تو وہ کوریل لینڈ کی طرح جنت نہیں بنائے گا۔ بلکہ جنت کی جگہ جہنم اور تعمیر کی جگہ بربادی کرے گا۔ چند اچھے لوگ ضرور ہوں گے جو نیکی کی تلقین کریں گے مگر برائی کی طاقتیں بہت زیادہ اور طاقتور ہونگی۔ اور نیکی کو تباہ و برباد کر کے معاشرے میں انتشار پھیلائیں گی۔

کورل آئی لینڈ میں بچوں کو وحشی انسانوں سے لڑنا پڑا اور اپنی نیکی اور ہمت سے فتح حاصل کر لی۔ مگر لارڈ آف دی فلائز کے بے آباد جزیرے میں کوئی وحشی موجود نہ تھا بلکہ انہیں اپنی ذات کی بدی اور وحشی پن سے لڑنا پڑا اور جس نے انہیں شکست دی۔

دو عظیم فلاسفرز کی سوچ ان دو کتب میں ملتی ہے

روسو کہتا ہے کہ انسان فطری طور پر نیک ہے مگر سوشل آرڈر سماجی نظام اسے خراب کر دیتا ہے۔ اگر وہ فطرت کے قریب رہے گا تو نیک رہے گا۔ جبکہ ٹامس ہوب نے اس کے بالکل برعکس بات کی۔ وہ کہتا ہے کہ انسان فطری طور پر شری ہے اور سماجی نظام کی ذمہ داری ہے کہ شر کو سر نہ اٹھانے دے۔

یہی بات ولیم گولڈنگ لارڈ آف دی فلائز میں بتا رہے ہیں۔

دانشور بچہ پگی سوال کرتا ہے ہم کون ہیں، انسان ہیں، جانور ہیں یا وحشی ہیں۔

ولیم گولڈنگ کا جواب ہے ہم تینوں چیزیں ہیں۔ انسان، حیوان اور وحشی درندے۔

جنگ عظیم دوئم کے بعد انسان سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کس شے نے اتنی تباہی پھیلائی ہے۔ بدی نے۔ مگر بدی کیا ہے۔

تین ناولسٹ آئرس مرڈوخ، انتھونی برجس اور ولیم گولڈنگ نیکی بدی اندھیرا اجالا کی سوچ، فلسفے میں سرفہرست ہیں۔

ولیم گولڈنگ مثالوں سے تشبیہ، استعاروں سے عام سی کہانی کے اندر بہت گہری بات، سوچ اور فلسفہ یعنی برائی کی طاقت اور انسانی نفسیات کو بیان کرنے میں بے حد کامیاب رہے اور اسی لیے نوبل پرائز حاصل کر لیا۔

وحشی پن، حیوانیت، بدی، انسان کی اصل فطرت ہے جسے وہ چھپائے رکھتا ہے۔ اور اگر مناسب ماحول میسر آجائے تو تو انسان کی چھپی ہوئی اصلیت، حیوانیت، وحشی پن، بدی کی طاقت، سامنے آجاتی ہے اور نیکی کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

ولیم گولڈنگ نے چودہ بچوں میں تمام کائنات سمیٹ دی ہے۔ دنیا کے تمام انسانوں کی اچھی بری فطرت، نیکی، بدی، لالچ، خود غرضی اور دھونس دھاندلی سے طاقت کا حصول دکھایا ہے۔

رالف، پگی، جیک، میری ڈیو، سائمن، راجر مورس، رابرٹ، سیمنیرک سیم اینڈ ایرک اور چھوٹے بچے لٹ لینز، پرسی ول، جونی، ہینری، فل اور پیدائشی نشان والا بچہ۔

رالف اور جیک ان بچوں کے لیڈر ہیں مگر ایک اچھا نیک، ایک برا بد۔ پگی اور سائمن اچھے ہیں تو راجر برا۔

اور لٹ لینز یعنی چھوٹے بچے عوام ہیں۔ جو لیڈر کو خاموشی سے دیکھتے ہیں ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔

سب سے پہلے اچھے کردار کو دیکھتے ہیں۔

رالف بارہ سال سے کچھ بڑا۔ ذہین، صحتمند، خوبصورت۔ اسے علم تھا کہ انسان اصل میں کیا ہے۔ جزیرے میں بکھرے ہوئے بچوں کو ایک جگہ جمع کرتا ہے اور وہ اپنی مرضی سے اسے لیڈر منتخب کرتے ہیں۔ یہ بہادر بھی ہے اور ہمدرد بھی۔ قانون کی حکمرانی بھی چاہتا ہے، انصاف پسند ہے، جمہوری نظام، عوام کا نظام چاہتا ہے۔ ذہانت کی وجہ سے بارش سے بچنے کے لیے جھونپڑیاں بنانے کی خواہش ہے۔ چاہتا ہے آگ روشن ہو تا کہ ان کی مدد کو لوگ پہنچ سکیں۔

یہ تمام اچھی خصوصیات ہیں۔ مگر وہاں جیک بھی تو موجود تھا، برائی کی طاقت۔ ابتدا میں تو اچھا لڑکا رالف لیڈر بن گیا مگر

جیک کا بلند مرتبہ اعلی خاندان سے تعلق ہے اور اس کا فائدہ اٹھاتا ہے۔ جلد ہی اس کے کردار سے ہمیں علم ہو جاتا ہے کہ اگر برائی کی قوتوں کو کنٹرول نہیں کیا جاتا تو وہ نیکی پر فتح حاصل کر لیتی ہیں۔ اس جزیرے پر آنے سے پہلے جیک چرچ میں نیکی کے گیت گانے والے بچوں کا سربراہ تھا، کلاس کا مانیٹر، ہیڈ بوائے۔

نیکی کے گیت گانے والے بچے کو اس جزیرے میں زندگی گزارنے کا موقع ملا تو اصل شخصیت سامنے آگئی۔ جمہوری نیک اور ایماندار رالف کے برعکس وہ ڈکٹیٹر آمر، دھونس دھاندلی اور ظلم واستبداد سے حکمران بن بیٹھا۔ وہ شکاری تو تھا ہی خنزیروں کے شکار میں اس نے لطف اٹھایا۔ پہاڑی چوٹی پر مدد کے لیے آگ اور آرام وسکون، جھونپڑیوں کے بنانے سے زیادہ اس نے جانوروں کے قتل وغارت میں دلچسپی لی۔

اچھے لوگوں کی مدد تو رالف کرتا تھا مگر شرارتی اور بدتمیز جیک ان اچھے لوگوں کے خلاف تھا۔ سور کے شکار کا گوشت بچوں کو کھلاتا اور وہ اس کے ساتھ مل گئے تو دو گروپ بن گئے۔ تمام بچے جیک کے ساتھ تھے ماسوائے چند نیک دل اچھے بچوں کے جو کہ پگی، سائمن اور جڑواں سیم اینڈ ایرک تھے۔ جیک سربراہ بنا تو وہ سب دوبارہ وحشی انسانوں کی زندگی کو پسند کرنے لگے۔ انہوں نے نیک دل سائمن کو قتل کر دیا، پگی کی عینک چھین لی گئی۔ اس نے واپس مانگی تو اسے بھی قتل کر دیا گیا۔

تمام نیک لوگ قتل کیے جانے لگے اور بدی ایک برے لیڈر جیک کی وجہ سے جزیرے پر قبضہ حاصل کر گئی۔

سائمن خاموش طبع نیک درویش انسان

انسانوں سے محبت کرنے والا۔ ان کی مدد کی خواہش رکھنے والا۔ جزیرے پر آنے سے پہلے یہ جیک کے مذہبی گیت گانے والے بچوں کے گروپ میں شامل تھا۔ مگر چونکہ عادات نیک تھی لہذا جزیرے میں رالف کے گروپ میں شامل ہوا۔ جب سب بچے کھیل کود میں مصروف ہوتے تو یہ رالف کے ساتھ جھونپڑیاں بنانے میں لگا رہتا۔

چھوٹے بچے جو درختوں میں چڑھ نہیں سکتے تھے سائمن ان درختوں پر چڑھ کر پھل چھوٹے بچوں کو دیتا۔ اس کی عادت مذہب، روحانیت، فلسفے کی طرف تھی۔ جنگلوں میں نکل جاتا، فطرت کے درمیان اکیلا سوچ وبچار کرتا رہتا۔

سائمن نے ہی لارڈ آف دی فلائز کی حقیقت جانی کہ برائی کی اصل جڑ تو انسان کے اندر ہے۔ اس کی شخصیت جیک سے بالکل الٹ ہے۔ نیک ہے اس لیے برائی کی طاقتوں کے ہاتھوں قتل کر دیا جاتا ہے۔ نیک درویش سائمن بچوں کو پھل دیتا ہے، پگی کو گوشت دیتا ہے اور جیک کے غلط فیصلوں میں شامل ہونے سے انکار کر دیتا ہے۔

پگی

بہت موٹا تازہ لڑکا۔ سانس لینے میں دشواری کی بیماری اور نظر بے حد کمزور لہذا موٹے شیشوں کی عینک کی وجہ سے بچے اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اپنی جسمانی خرابیوں کے برعکس وہ تمام بچوں میں سب سے زیادہ حساس اور عقلمند ہے۔ بلکہ واحد بچہ جو بڑوں کی طرح سوچتا ہے۔ نیکی کو پسند کرنے کی وجہ سے تمام زندگی رالف کے ساتھ رہتا ہے۔

کو نچ باجے نما گھو نگھے کا احترام کر تا ہے۔ یعنی قانون کا احترام کر تا ہے اور اسے کبھی بھی تباہ کرنے یا توڑنے کا تصور بھی نہیں کر تا۔ مگر اسے انسان کی برائیوں کا علم ہے۔ اس لیے ہمیشہ کم سے کم بولتا ہے۔ انسانوں سے دور رہتا ہے تا کہ ان کے مذاق کا نشانہ نہ بنے۔ جو عینک وہ پہنتا ہے اس سے آگ جلائی جاتی ہے۔ عینک کے بغیر وہ دیکھ نہیں سکتا مگر برائی کی طاقتیں اس سے عینک چھین لیتی ہیں۔ عینک کا شیشہ ٹوٹ جاتا ہے اور بالآخر ان کو حاصل کرنے کی کوشش کے دوران برے بچے اسے جان سے

کام کریں۔ مگر کھیل کو دجو وہ روکنا چاہتا ہے اسی کھیل نے اس کی جان لے لی اور معمولی کھیل ایک جنگ کی صورت اختیار کر گیا۔

نیکی اور بدی کی جنگ

راجر ایک بے رحم ظالم بڑا لڑکا۔ کسی کے جذبات کی بالکل پرواہ نہیں۔ جب چھوٹے بچے ریت پر گھر بنا رہے ہوتے ہیں تو یہ آتا اور پیروں سے سب کچھ تباہ کر دیتا اور ان کے جمع کیے ہوئے خوبصورت پتھر پیروں سے دور پھینک دیتا۔ بچوں پر پتھر مار کر خوش ہوتا۔ دراصل یہ جیک نامی لیڈر کا بے رحم سنگدل سپاہ سالار ہے۔ یہ جیک کی برائیوں کا ساتھی بھی تھا اور انہیں سراہتا تھا۔ جیک کے احکامات پر عملدرآمد کرواتا اور پگی جیسے اچھے لڑکے کو ایک بلند جگہ سے پتھر پھینک کر مارنے میں راجر کا ہی ہاتھ تھا

مورس

ابتدا میں ہنس مکھ بچہ تھا جو لڑائیوں کو ختم کروانے کی کوشش کرتا تھا مگر بعد میں جیک کے ساتھ مل گیا۔ جب رالف کے کیمپ پر حملہ کیا گیا تو مورس جیک کے ساتھ تھا۔ برائی نیکی پر فتح حاصل کر چکی تھی۔

رابرٹ

ابتدا میں اچھا انسان تھا مگر جیک کے بدی کے گروپ میں شامل ہوا۔ لڑکے کس قدر وحشی ہو چکے تھے، ایک مرتبہ کھیلنا شروع کیا، سب کے درمیان رابرٹ نے خنزیر کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ لڑکے ہنسنے لگے۔ پھر لڑکوں نے مذاق میں رابرٹ پر پتھر پھینکنے شروع

کئے۔ رابرٹ نے بھاگنا چاہا تو اسے پکڑ لیا گیا اور اس طرح مارا گیا جیسے واقعی سور ہو۔ جیک نے بالوں سے پکڑ کر اس طرح چھری پھیری جیسے واقعی مار ڈالے گا۔ رابرٹ سخت گھبرا چکا تھا اور بھاگنا چاہتا تھا۔ وہ بچ تو گیا مگر زخمی ہو چکا تھا۔ رابرٹ، جیک کے گینگ کا اہم رکن تھا۔

جڑواں بچے سیم اینڈ ایرک

بہت مشابہت رکھنے والے، حیران کن طور پر ایک جیسے جڑواں بچے۔ جب پگی نے پہلی مرتبہ انہیں دیکھا تو پریشان ہو گیا کے کون کون ہے۔ دونوں ہی کام کے بے حد شوقین اور ایکٹیو۔ آگ کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ لکڑیاں لانے والے۔ مگر دونوں ایک ساتھ کام کرنے کے عادی تھے۔ جب دونوں نے رات کے وقت پہاڑی پر آگ جلائی رکھنی تھی تو دونوں علیحدہ علیحدہ باری پہرہ نہ دے سکے اور دونوں ہی سو گئے جس سے مشکلات پیدا ہوئیں۔ دونوں ہی محنتی تھے ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے۔

اور آخر میں ذکر کرتے ہیں چھوٹے بچوں کا لٹ لینز کا

پرسی ول، جونی، ہینری، فل اور پیدائشی نشان والا بچہ۔

یہ بڑے بچوں سے علیحدہ زندگی گزارتے رہے۔ یہ دیکھے بغیر پھل کیسے ہیں، کہیں خطرناک تو نہیں، انہیں حاصل کرنے میں اور کھانے میں مصروف رہتے۔ جس کی وجہ سے پیٹ درد کی بیماریوں غیرہ سے پریشان بھی رہتے۔ رات کو اندھیرے سے خوفزدہ رہتے اور ایک دوسرے کے قریب جمع ہو جاتے۔ ان کی زندگی کا مقصد کھانا پینا اور سونا تھا۔ جب بڑے بچے اسمبلی میں جمع ہوتے تو یہ چھوٹے بچے اس میں شامل ہوتے صرف تفریح سمجھ کر۔ کاروائی میں سنجیدگی دکھانا ان کا مقصد نہ تھا۔

دراصل ناول میں یہ استعارہ ہیں عوام کا جو لیڈروں کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے۔ بغیر سوچے سمجھے کے درست کیا ہے اور غلط کیا۔ جس

لارڈ آف دی فلائز

ولیم گولڈنگ

نیوکلیئر جنگ ہو رہی ہے۔ کچھ بچے ہوائی جہاز میں محفوظ مقام کی طرف جا رہے ہیں۔

جہاز تباہ ہوتا ہے مگر انہیں حفاظت سے ایک بے آباد جزیرے پر اتار دیا جاتا ہے۔

ابتدا میں چھ سے بارہ سال کی عمر کے یہ بچے اچھی تہذیب یافتہ نیک زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ناکام ہو جاتے ہیں۔ طاقت کے حصول کی خاطر آپس میں لڑائیاں کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر ظلم وستم کرتے ہیں۔ جزیرے پر سب سے پہلے رالف اور پگی ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ انہیں ایک گھونگا ملتا ہے جسے رالف باجے کی طرح استعمال کرتا ہے اور آواز سن کر دوسرے بچے جیک کی سربراہی میں وہاں آجاتے ہیں۔ سردار کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ رالف بارہ سال کی عمر کا سب سے بڑا بچہ ہے۔ خوبصورت ہے، ذہین ہے،

جیک جو خود چیف بننے کا خواہشمند تھا آپ شرمندہ بلکہ ناراض ہے۔ رالف جیک سے دوستی کرنا چاہتا ہے اور اسے شکار کرنے والے گروپ کا انچارج بناتا ہے۔ رالف، جیک اور سائمن بلند مقام پر جاتے ہیں اور انہیں علم ہوتا ہے کہ وہ ایک جزیرہ پر ہیں۔ انہیں سور بھی نظر آتے ہیں جن کا گوشت شکار کے بعد کھایا جا سکتا تھا۔ ایک سور کا شکار کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں مگر ناکام رہتے ہیں۔ رالف گھونگے کی آواز سے سب بچوں کو جمع کرتا ہے اور انہیں بتاتا ہے کہ وہ ایک جزیرے پر ہیں جہاں ان کے علاوہ کوئی انسان نہیں۔ مگر پانی

ہے کھانے کے لئے اشیاء ہیں۔ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ تہذیب یافتہ زندگی کی ابتدا کے لیے جس بچے کے ہاتھ میں کونک گھونگا ہو گا صرف اسے بات کرنے کی اجازت ہو گی۔

سوچتے ہیں کہ رہائش کے لیے جھونپڑیاں بنانی چاہئیں۔ آگ کی ضرورت ہے جسے دیکھ کر مدد کے لیے آنے والے جہاز متوجہ ہو سکیں۔ چھوٹے بچے کے ہاتھ میں گھونگا آتا ہے اور وہ پوچھتا ہے کے جزیرے پر درندے کی طرح کی خوفناک چیز سے کیسے بچیں گے۔ یہاں رالف اور جیک کے درمیان اختلاف کھل کر سامنے آتا ہے۔ رالف دلیل کے ذریعہ سمجھا جاتا ہے کہ جزیرے میں کوئی درندہ نہیں ہے جبکہ جیک کہتا ہے کہ ہے، ضرور ہے، مگر شکار کے ذریعے اس درندے کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اب بچوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کے جزیرے میں خوفناک درندہ موجود ہے۔

لڑائی کا آغاز ہوتا ہے

اس گھونگے کی آواز سن کر لڑکے جمع ہو چکے تھے۔ سب نے اپنے اپنے نام بتا کر اپنا تعارف کروایا۔ بہت موٹے شیشوں کی عینک لگائے ہوئے موٹے بچے کا نام پگی ہے۔ جیسے ہی سب لڑکوں کو یہ پتا چلا تو چھوٹے اور بڑے بچے بہت زیادہ ہنسنا شروع ہو گئے۔

رالف نے کہا کہ سب سے پہلے ہمیں اپنا سردار منتخب کرنا پڑے گا۔ جیک نے غرور بھری آواز میں کہا کہ سرداری کا حق تو صرف مجھے ہی ملنا چاہیے۔ مجھے بہت اچھا گانا آتا ہے اور میں پہلے بھی اپنی ٹیم کا لیڈر رہوں۔ راجر نے کہا کہ سردار کا فیصلہ کرنے کے لیے ووٹنگ ہونی

سب سے زیادہ عقلمندانہ گفتگو پگی نے کی تھی۔ جبکہ پہلی نظر میں دیکھنے سے جیک کو سردار بننے کا حق حاصل تھا۔ لیکن رالف کا اعتماد اور سکون بھی سب کو نظر آ رہا تھا۔ اس کا قد بھی سب سے بڑا تھا اور شکل تھی خوبصورت۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ گھونگا اس کے ہاتھ میں تھا اور اسی نے تو یہ بجا کر سب بچوں کو جمع کیا تھا۔ اسی لئے لڑکوں کی زیادہ تعداد نے رالف کے حق میں ووٹ دے دیئے۔ جیک

شرمندہ اور مایوس نظر آرہا تھا۔ رالف نے کہا کہ تمہارا گروہ تمہارے ساتھ ہی رہے گا۔ جیک نے کہا کہ ہاں میں شکاری دستے کا سربراہ ہوں گا۔

فیصلہ کیا گیا کہ جس کے ہاتھ میں گھونگا ہو گا اسے ہی بات کرنے کی اجازت ہو گی۔

دن گزرتے رہے اور ایک دن سب بچے اس موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ جانوروں کا تو مقابلہ کر سکتے ہیں مگر خوف کا مقابلہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ رالف نے کہا کہ خوف کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ اگرچہ میں پہلے خوفزدہ ہو جاتا تھا مگر اب سمجھ میں آگیا ہے کہ وہ میری بے وقوفانہ حرکت ہوتی تھی۔ جن بھوت کچھ نہیں ہوتے۔ ہاں آگ وغیرہ سے ہمیں احتیاط کرنی پڑے گی۔

جیک نے بھی گھونگے کو پکڑ کر کہا کہ ہمیں خوف اور ڈر تو محسوس ہوتا ہی ہے مگر اسے ہمیں برداشت کرنا پڑے گا۔ رات کو ڈراؤنے خواب آنے سے بھی چھوٹے بچے ڈر جاتے ہیں۔ چھوٹے بچے کوئی کام تو کرتے نہیں اس خوف اور ڈر کو انہیں برداشت کرنا ہی پڑے

رالف اس کی باتیں حیران ہو کر سن رہا تھا۔ مگر جب کہا گیا کہ سب سے پہلے رالف نے ہی تو کہا تھا کہ بچے کسی چیز کو دیکھ کر رونے لگتے ہیں تو رالف نے کہا کہ اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی جس میں درندہ یا بلا کی موجودگی کا یقین دلایا گیا ہو۔

جیک نے کہا کہ میں شکاری ہوں۔ اس تمام جزیرے میں گھوم کر شکار کرتا ہوں۔ یہاں پر سور تو موجود ہیں مگر کوئی درندہ بلا موجود نہیں ہے۔

پگی نے کہا کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کیونکہ اگر کوئی درندہ یا بلا ہوتی تو اس کی خوراک کیا ہوتی۔ آواز آئی کہ ہم بھی تو سور کھاتے ہیں تو وہ بھی یہ کھا سکتی ہے۔

پگی نے کہا کہ گھونگا میرے ہاتھوں میں ہے اور کسی اور کو اس وقت بولنے کا حق حاصل نہیں۔ یہ مذاق کا بھی وقت نہیں۔ ہمیں زندگی سائنس کے مطابق بسر کرنی چاہیے۔ جنگ ختم ہونے کے کچھ سال بعد لوگ مریخ پر پہنچ چکے ہوں گے۔ یہاں کوئی درندہ یا بلا نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم ایک دوسرے سے خوفزدہ ضرور ہو سکتے ہیں۔

فل نامی چھوٹا لڑکا سامنے آیا اور کہنے لگا کہ خواب میں بہت سی خوفناک چیزیں اس کے پاس آئیں۔ جن سے وہ لڑائی کرتا رہا۔ چھوٹے بچے کچھ پریشان ہو کر ہنسنے لگے۔

فل نے بات جاری رکھے کہ پھر خوف سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ میں جھونپڑی کے باہر کھڑا ہوں اور اندھیرے میں وہ چیزیں رینگتی ہوئی چلی گئیں۔ سب لڑکے کچھ خوفزدہ ہو کر خاموش تھے۔ لڑکے نے بات جاری رکھی کہ خوفزدہ ہونے کے بعد رالف کو بلانے کا ارادہ کیا تو درختوں کی دوسری جانب ایک بہت بڑی اور ڈراؤنی چیز حرکت کر رہی تھی۔ یہ بتاتے ہوئے وہ خوفزدہ بھی لگ رہا تھا اور اپنی اہمیت کا احساس ہونے پر خوش بھی ہو رہا تھا۔

رالف نے کہا کہ تم نے خواب دیکھا ہو گا۔ سوتے ہوئے چل رہے ہوں گے۔ تو بچے کا جواب آیا کہ کچھ تو خواب میں دیکھا تھا اور کچھ جاگنے کے بعد۔

رالف نے کہا کہ تم خواب دیکھ رہے تھے۔ اور باقی لڑکے بھی یہ سوچ کر مسکرا دیئے کہ اس جنگل میں رات کے وقت کوئی اکیلا کیسے جا سکتا ہے۔

رالف کے پوچھنے پر کہ کیا کوئی جنگل میں گیا تھا سائمن پریشان ہوتے ہوئے اٹھا اور کہنے لگا کہ ہاں میں نے جنگل میں ایک جگہ دیکھی

رالف نے سائمن کی شرمندگی محسوس کی اور کہا کہ آئندہ جنگل میں اکیلے نہ جانا۔ کیونکہ پہلے ہی درندوں وغیرہ کی باتیں ہو رہی ہیں اور اندھیرے میں تمہیں کسی اور چھوٹے بچے نے دیکھ لیا تو کوئی اور چیز ہی سمجھے گا۔

پگی نے ایک اور چھوٹے بچے کو آگے کیا اس سے نام پوچھا گیا تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سختی کی گئی تو اس نے نام بلند مرتبہ خاندانی لقب پتہ فون نمبر بتایا اور رونے لگا۔ اسے خاموش رہنے کا کہا گیا مگر بلند آواز سے روتا رہا۔ اور جیسے دوسرے بچوں کو بھی اپنی تکالیف یاد آگئی اور وہ بھی رونے لگے۔

ماریس نے اس موقع پر درخت کی شاخ سے نیچے گرنے کا ڈرامہ کیا اور تمام بچے ہنسنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد جیک نے چھوٹے لڑکے پر سیوال سے دوبارہ پوچھا کہ اچھا بتاؤ کہ تم نے کیا دیکھا تھا تو اس نے کان میں کچھ بتایا۔ باقی لوگوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ کہہ رہا تھا کہ وہ درندہ سمندر سے آتا ہے۔ رالف نے اپنی نظر سمندر کی جانب کی تو باقی تمام لوگ بھی اسے دیکھنے لگے۔ اب وہ کہہ رہے تھے کہ ممکن ہے کہ واقعی کوئی درندہ وہاں پر موجود ہو۔ کوئی بھوت وغیرہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ پگی کے کہنے پر کہ وہ ایسی چیزوں پر یقین نہیں رکھتا جواب آیا کہ موٹے تمہاری پرواہ ہی کون کرتا ہے۔ پگی نے غصے میں کہا کہ گھونگا میرے پاس ہے اور کسی اور کو بولنے کا حق حاصل نہیں اس وقت رالف نے بھی کہا کہ ہمیں قانون کا احترام کرنا چاہیے رات کے وقت ایسی گفتگو کرنی ہی نہیں چاہیے تھی اچھا بھوت ہوتے ہیں یا نہیں اس بات کا فیصلہ ووٹ کے ذریعے کر لیتے ہیں۔ ووٹنگ کی گئی اور رالف کو کونے میں کچھ ہاتھ اٹھے ہوئے بھی نظر آئے۔ پگی نے اسی وقت تیزی سے کہا کہ نہ میں نے بھوت کے لیے ووٹ دیا ہے نہ میں انہیں مانتا ہوں۔ سب کو سوچنا چاہیے کہ وہ انسان ہیں یا جانور۔ وحشیوں کی طرح حرکتیں کریں گے تو بڑے ہمارے لیے کیا سوچ رہے ہوں گے۔ ہم سوروں کے شکار میں مصروف رہتے ہیں اور آگ ہماری نالائقی کی وجہ سے بجھ جاتی ہے اور اب اس فضول چیز کو ہم لے بیٹھے ہیں۔

جیک نے غصے سے اسے کہا کہ موٹے فضول انسان اپنی احمقانہ گفتگو کو بند کرو۔ رالف نے اسے آرام سے روکتے ہوئے کہا کہ گھونگا پگی کے پاس ہے اسے بولنے کا حق حاصل ہے اسے مت روکو۔ جیک نے غصے میں رالف کو بھی للکار کر کہا کہ تم بھی اپنی فضول گفتگو کو بند

رالف نے کہا کہ اب اس وقت ہمارے پاس صرف قانون ہی ہے۔ ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔ جیک غصے میں کہنے لگا کہ میں قانون پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اصل اہمیت کی چیز طاقت ہوتی ہے اور شکار کرنا ہے۔ ہم درندے اور بلا کا بھی شکار کر سکتے ہیں۔ اسے ختم کر سکتے ہیں۔ اس نے ریت پر چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ بہت سارے پوری طاقت سے شور شرابہ کر رہے تھے۔ قہقہے لگا رہے تھے۔ ان کی حرکات خوفزدہ کرنے والی تھیں۔

پگی نے پریشان ہو کر کہا کہ یہ کیسی غلط حرکت کر رہے ہیں۔ بڑے لوگ اسے کتنا برا خیال کریں گے۔ رالف کو کہا گیا کہ اسے گھونگا بجا دینا چاہیے اور اب سختی سے کام لینا چاہیے۔ رالف گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اور کہنے لگا کہ گھونگے کے بجنے پر بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی توجہ نہ دیں جس سے ہر بات خراب ہو جائے گی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ یہ آگ اب شاید ہمیشہ نہ جلتی رہے تو ہم جانوروں کی طرح رہنے پر مجبور ہوں گے۔ بلکہ موت ہمارا مقدر بن جائے گی۔

جیک کے ساتھ بہت سے لڑکے موجود تھے۔ کچھ گا رہے تھے۔ جبکہ چھوٹے لڑکے بے دلی سے ادھر موجود تھے۔

رالف اور پگی دوسرے لڑکوں کے دور جانے کے بعد آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ واقعی اگر یہاں پر بھوت موجود ہوں گے تو کیا ہوگا۔ پگی نے کہا کہ ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر ہوتی تو دنیا کا نظام کس طرح چل سکتا تھا۔ رالف کچھ خوفزدہ نظر آرہا تھا اور کہنے لگا کہ اگر ایسی کوئی چیز یہاں پر موجود ہو اور ہمیں دیکھ رہی ہوں تو پھر کیا ہوگا۔ وہ خوف زدہ ہو کر پگی کے قریب گیا۔ اس نے کہا کہ پہلے ہی حالات خراب ہیں ایسی کسی بھی چیز کے بارے میں گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔ رالف بولا کہ میں سوچ رہا ہوں کہ سرداری چھوڑ دوں۔ پگی نے کہا کہ تم نے بالکل ایسا نہیں کرنا۔ کیونکہ جیک کو تو شکار کے علاوہ کسی چیز میں دلچسپی نہیں ہے۔ پھر ہمیں تمام عمر یہاں پر ہی رہنا پڑے گا۔ اور دوسرے وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ مجھے علم نہیں ہو سکا کہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ وہ سردار بن گیا تو میرا براحشر کر دے گا۔ تمہارے لئے تو اس کے دل میں احترام ہے اور تم اسے مار بھی سکتے ہو۔ سائمن اندھیرے میں قریب ہی بیٹھا تھا جو کہنے لگا کہ رالف

تینوں گفتگو کر رہے تھے کہ کاش وہ بڑے لوگوں کے درمیان ہوتے۔ جو ہر کام بہت اچھے طریقے سے کر لیتے ہیں۔
اندھیرے میں ایک چیخ کی آواز سنائی دی جو انسانی آواز نہیں تھی۔ تینوں خوفزدہ ہو کر فوری طور پر ایک دوسرے سے چمٹ گئے۔ اس آواز کو سن کر اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے والا پرسیول بھی گھاس پر گرا ہوا نظر آیا کیونکہ اس کے بلند مرتبہ خاندان کی یہاں پر کوئی مدد کرنے والا نہ تھا۔

مدد کے لیے آنے والے جہاز انہیں دیکھ سکیں اس مقصد کے لیے دھوئیں کی ضرورت ہے اور پگی کی عینک کی مدد سے آگ جلائی جاتی ہے۔ مگر وہ بہت بڑے حصے میں پھیل جاتی ہے۔ پگی غصے میں ہے اور کہتا ہے کہ وہ بیوقوفانہ حرکات کر رہے ہیں اور ان میں کوئی نظم و ضبط نہیں۔ ٹھوری پر نشان والے بچے نے آگ لگائی اور اب وہ غائب ہے۔
جیک سور کے شکار میں مصروف رہتا ہے اور جس وقت دوسرے بچے آرام کرتے ہیں کھیلتے ہیں وہ اس وقت بھی شکار کو تلاش کر رہا ہوتا ہے۔ رالف جھونپڑیاں بنانا چاہتا ہے اور اس کے لیے لڑکے درکار ہیں۔ جبکہ جیک شکار کا خواہشمند ہے اور لڑکوں کو ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔ دونوں ہی اپنے کام کو اہم سمجھتے ہیں اور اب ان میں شدید اختلاف ہے۔
راجر چھوٹے بچوں کو مذاق میں پتھر مار رہا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ وہ کسی بچے کو قتل کرے۔ اب کم از کم ایک ایسا بچہ جزیرے پر موجود تھا جو فطری طور پر قتل کرنے کا خواہشمند تھا اور انسان کو قتل کر کے خوشی محسوس کر سکتا تھا۔
جیک سوچتا ہے کہ اس کے شکاری گروپ کو اپنے چہرے پر رنگ وغیرہ لگا لینا چاہیے۔ وحشیوں کی طرح حلیہ بنا کر وہ بہتر طریقے سے کام کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی کیا گیا اور سور کو مار بھی دیا۔ مگر اس کام کے دوران آگ کی طرف سے دھیان ہٹ گیا اور وہ بجھ گئی اور ایک جہاز جو دھواں دیکھ کر ہمیں وہاں آ سکتا تھا ان کی مدد کے لیے وہاں نہ پہنچ سکا۔ جس کی وجہ سے رالف غصے میں تھا۔ اس کے اور راجر کے درمیان تکرار ہوئی۔ جیک نے شرمندگی محسوس کی۔ رالف کو تو کچھ نہ کہہ سکا مگر غصے میں پگی کی عینک توڑ دی۔
رالف نے محسوس کر لیا کہ وہ جس طرح مہذب طریقے سے معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے ایسا نہیں ہو رہا۔ اس کے احکامات کو نظر

جیک گھونگا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس جگہ خوفزدہ کرنے والی چیزیں موجود ہیں۔ چھوٹا بچہ کہتا ہے کہ ہاں ہیں اور پانی سے آتی ہیں۔ آپ بچوں کے دلوں میں واقعی خوف بیٹھ چکا تھا۔ پگی سمجھاتا ہے کے ایسی کوئی چیز نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے خوفزدہ ہیں۔ جیک غصے میں ہے اور پگی کو برا بھلا کہتا ہے۔ جیک کہتا ہے کہ وہ کتنا طاقتور ہے کہ ہر درندے کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ جبکہ رالف تو چیف بننے کا اہل ہی نہیں ہے۔ بہت سے بچے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہیں اور اس کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ رالف چیف کا عہدہ چھوڑنے کے لئے تیار ہے مگر سائمن اور پگی اسے ایسا کرنے سے روک دیتے ہیں۔ انہیں علم ہے کہ اگر جیک کو چیف بنا دیا جائے گا تو وہ بربادی لائے گا۔ پگی اور رالف کا تو وہ بہت ہی بڑا دشمن ہے۔

رات کو جب بچے سو رہے تھے تو آسمان پر جنگ شروع ہوئی۔ ایک جہاز تباہ ہوا۔ پائلٹ نے پیراشوٹ کی مدد سے اترنے کی کوشش کی مگر پیراشوٹ نہ کھلنے کی وجہ سے پہاڑیوں پر گر کر مر گیا۔

سیم اور ایرک اسے دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہی درندہ ہے۔ باقی بچوں کو بھی بتاتے ہیں۔ رالف جیک اور چند دوسرے بڑے بچے درندے کی تلاش میں جاتے ہیں مگر انہیں کچھ نہیں ملتا۔ لڑکے کھیل شروع کرتے ہیں۔ ایک لڑکا سور بن جاتا ہے اور باقی مذاق میں

سمجھ کر ڈر کر وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔

جیک کے گروپ میں بہت سے بچے اس کے ساتھ ہیں۔ وحشی زندگی اور شکار کو پسند کرتے ہیں۔ ایک سور کا شکار کرتے ہیں۔

جیک شکاری لڑکوں کے ساتھ سور کا شکار کر رہا تھا۔ سور زخمی ہو کر بھاگا تو تمام لڑکے اس کا پیچھا کرنے لگے۔ ایک گڑھے میں وہ چھپ گیا مگر اس کے خون کے نشان دیکھتے ہوئے وہاں بھی ڈھونڈ لیا گیا۔ اسے نیزے مارے گئے تو وہ وہاں سے تیزی سے نکل کر دوبارہ بھاگنے

لگا۔ لڑکے خون کے دھبے دیکھتے ہوئے اس کا پیچھا کرتے رہے۔ قتل کرنے اور گوشت کا شوق بالاخر فتح پا گیا اور لڑکوں نے سور کو قتل کر دیا۔ اس کے مرنے کے بعد بھی راجر اس کے ارد گرد گھومتے ہوئے اپنا نیزہ اسے مار رہا تھا۔ جیک بھی اپنے چاقو سے اسے مار تا رہا۔ سور کی تکلیف میں آوازیں بلند ہوتیں رہیں۔ اس کی گردن کاٹ دی گئی۔ خون کا ایک فوارہ نکلا اور بالآخر وہ مر گیا۔

وہاں چاروں طرف پھول کھلے ہوئے تھے۔ تتلیاں بھی اڑ رہی تھیں۔ مگر انہیں ان تمام چیزوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

جیک جب اپنے خون میں بھرے ہوئے ہاتھوں کو جھٹکنے لگا تو یہ دیکھ کر تمام لڑکے ہنسنے لگے۔ پھر اس نے اپنا خون سے بھرا ہوا ہاتھ موریس کے منہ پر پھیر دیا۔

رابرٹ اور موریس نے اداکاری شروع کی۔ موریس سور بن کر رابرٹ کے نیزے سے بچنے کی اداکاری کرنے لگا جسے دیکھ کر لڑکے بہت خوش ہوئے اور ہنس رہے تھے۔

جیک نے سور کو کاٹا۔ اس کی انتڑیاں اور گند باہر پھینکا۔ کام کرتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ گوشت ساحل پر لے جایا جائے گا۔ انہیں بھی اس

کہ ہم ان پر حملہ کر کے ان سے آگ کو چھین لائیں گے۔ موریس؛ رابرٹ؛ ہنری اور راجر اپنے چہروں پر رنگ ملنے کے بعد چھپ کر اچانک ان کے پاس پہنچ جائیں گے۔ راجر آگ کو اٹھالے گا۔ میں اپنی سوچ کے مطابق ان سے بات کروں گا۔ اب باقی لڑکے اس سور کو اٹھا کر اس جگہ لے چلیں جہاں آگ پر اس کو بھونا جائے گا۔ درختوں کے سائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا کہ اس کا ایک حصہ انہیں بھی دے دیا جائے گا۔ یہ کہہ کر دوبارہ جانور کو کاٹنے لگا۔ تمام لڑکے دائرے میں کھڑے ہو کر اسے دیکھ رہے تھے۔ اس نے کہا کہ ایک لکڑی لائی جائے اور اس کے دونوں سروں کو نوک دار کر بنا دیا جائے اور ایک سرے کو زمین میں گاڑ دیا جائے۔ پھر اس لکڑی میں سور کے سر کو پھنسا دیا۔ جس کی گردن سے خون زمین پر ٹپک رہا تھا۔

وہ اور تمام لڑکے تھوڑا سا پیچھے ہو کر اس سر کو دیکھ رہے تھے۔ ہر طرف مکمل خاموشی تھی۔ جو تیز آواز آ رہی تھی وہ ان مکھیوں کی تھی جو انتڑیوں کے ہر طرف موجود تھیں۔ جیک نے سور کو اٹھانے کا حکم دیا۔ موریس اور رابرٹ نے جب ڈنڈوں پر باندھ کر اسے اٹھایا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ چور ہوں۔

جیک نے تیز آواز میں کہا کہ یہ سر درندے کے لئے لئے قربانی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

ہر طرف پھیلی ہوئی خاموشی نے قربانی قبول کر لی۔ سب لڑکے حیران پریشان کھڑے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے لکڑی میں لگا ہوا سور کا سر ہلکے ہلکے مسکرا رہا ہو۔ تمام لڑکوں نے ساحل کی طرف بھاگنا شروع کیا۔

صرف سائمن گھنے جنگل میں میں موجود تھا جو اپنی آنکھیں بند کرنے کے باوجود سور کو دیکھ سکتا تھا۔ اس کی آنکھیں جیسے کہہ رہی تھیں

نظر آیا جیسے خوش ہو۔ جیسے اسے اپنے چاروں طرف موجود مکھیوں؛ باہر نکال کر پھینکی گئیں انتڑیوں اور اپنے سر کو لکڑی پر لٹکائے جانے کی ذلت کا احساس نہ ہو۔ سائمن سوچنے لگا کہ کیا وہ بلا درندہ اس قربانی کو قبول کرنے کے لئے آئے گا۔ پھر ایسے لگا جیسے سر کہہ رہا ہو ہاں؛ اور مزید کہہ رہا ہو کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ دوسرے لڑکوں کے پاس جاؤ۔ یہ تو کھیل تماشہ تھا۔ تم کسی چیز کی پرواہ نہ کرو۔ صرف اتنی سی بات ہے کہ تم غلطی پر تھے۔ کچھ غلط چیز کھانے سے تمہارے سر میں درد ہو رہا ہے۔ دوسرے لڑکوں کے پاس جاؤ۔

سائمن نے اپنے بھیگے بالوں کا احساس کرتے ہوئے اوپر موجود بادلوں کو دیکھا جو جزیرے کے قریب تھے۔ مگر کسی مینار کی طرح آسمان کی طرف بلند ہو رہے تھے۔ سور کا منہ خون بہاتا ہوا مسکراتا ہوا جس جگہ موجود تھا وہاں سے تتلیاں جا چکی تھیں۔

سائمن نے اپنی آنکھیں بند کر کے ان کے آگے ہاتھ رکھ لیا۔ وہاں موجود حقیقی چیزیں بھی صرف نظر کا دھوکا معلوم ہو رہی تھیں۔ کالے اور سبز رنگ کی مکھیاں جو پہلے سور کی انتڑیوں پر موجود تھیں ایسی آواز کے ساتھ جیسے آرا لکڑی کو کاٹتا ہے اب وہاں سے ہٹ کر سائمن کے پسینے پر آ گئیں۔ کبھی اس کی کی ران پر جاتیں اور کبھی ناک کے اندر گھسنے کی کوشش کرتیں۔ جبکہ ان مکھیوں کا دیوتا لکڑی پر

اپنی مسکراہٹ کے ساتھ موجود تھا۔ سائمن اس کے سفید دانتوں؛ مردہ آنکھوں اور اس سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھنے لگا۔ محسوس ہوا جیسے اس کی کنپٹی پر دل کی دھڑکن دماغ کے ساتھ بج رہی ہے۔

پگی اور رالف پوری کوشش کر رہے تھے کہ آگ نہ بجھے اور جلتی رہے۔ اچانک جنگل کی طرف سے انہیں شور آنا شروع ہوا۔ چہروں پر مختلف رنگ لگائے ہوئے شیطان کی مانند شکلیں بلند آواز نکالتے ہوئے ان کے قریب آنے لگیں۔ چھوٹے بچے بہت زیادہ خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے۔ پگی کو بھی رالف نے وہاں سے خوفزدہ ہو کر جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ اس سے پہلے کہ رالف ان سے مقابلہ کرتا انہوں نے آگ کو اٹھایا اور جنگل کی سمت دوبارہ بھاگ گئے۔ صرف چار لڑکے وہاں پر موجود رہے۔

رالف نے لمبے قد کے لڑکے کو پہچان لیا۔ اپنی پیٹی اور چہرے کے رنگوں کے علاوہ مکمل طور پر بے لباس جیک تھا۔ اپنی پریشانی پر قابو

درخواست کرو۔ شاید میں اجازت دے دوں۔ یہ کہنے کے بعد وہ سب کے چہروں کو غور سے دیکھنے لگا۔ پگی گھونگے کے ساتھ چٹان کے اوپر کھڑا تھا۔ سیم اور ایرک جنگل کے درختوں کے پیچھے چھپ کر یہ سب کو دیکھ رہے تھے۔ جبکہ رالف آگ کے قریب جھک کر بیٹھا تھا جو کہ بجھنے والی تھی۔

جیک نے اپنی بات جاری رکھی کہ ہم نے ایک سور کا شکار کیا ہے۔ گوشت بہت زیادہ ہمارے پاس موجود ہے۔ جو چاہے ہمارے ساتھ اس کھانے میں شرکت کر سکتا ہے۔ بادلوں کی شدید گھن گرج سے اچانک دونوں وحشیوں نے پریشان ہو کر آسمان کی طرف دیکھا۔ مگر پھر مطمئن ہو گئے۔ جیک نے دوسرے وحشی لڑکوں کے کان میں کچھ کہا تو دونوں نے بلند آواز سے کہا کہ یہ حکم ہمارے سردار نے دیا ہے۔ پھر وہ تمام بھاگ کر جنگل کی طرف چلے گئے۔

رالف کے ساتھی اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم تو پریشان ہو گئے تھے۔ رالف نے کہا کہ یہ جیک موریس اور رابرٹ تھے جو دلچسپ زندگی گزار رہے ہیں۔ پگی نے کہا کہ مجھے تو خوف میں دمے کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ میں سمجھا تھا کہ یہ گھونگا لینے یہاں پر آئے ہیں۔

سب نے احترام سے گھونگے کی طرف دیکھا جو پگی نے رالف کو پکڑا دیا۔ جس نے کہا کہ ان لوگوں کے یہاں آنے کا مقصد آگ کو حاصل کرنا تھا۔ پھر ہنستے ہوئے کہنے لگا کہ آگ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اسی سے تو ہماری زندگیاں بچ سکتی ہیں۔ میرا بھی دل چاہتا ہے کہ میں چہرے پر رنگ کرکے ان کے ساتھ کھیل تماشے میں شریک ہو جاؤں لیکن ہمیں آگ کو جلائے رکھنا ضروری ہے۔ مگر اس کے لیے ہمیں مزید لوگوں کی ضرورت ہے اور اب تو انہوں نے ہمیں خود دعوت دی ہے۔ تو ہمیں ان کے پاس جانا چاہیے۔ وہ جس طرح وحشی بن کر شکار کرتے ہیں انہیں مزہ آتا ہوگا اور گوشت بھی یقینی طور پر بہت مزے دار ہوتا ہے۔ سب لوگ بھی اب کہہ رہے تھے کہ واقعی انہیں گوشت کی ضرورت ہے۔ وہ بہت لذیذ ہوتا ہے۔ رالف نے تجویز دی کہ ہمیں خود شکار کرنا چاہیے۔ مگر کہا گیا کہ وہ تو شکاری ہیں اس لئے شکار کر لیتے ہیں۔ تمام لوگ اب مزیدار گوشت کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

دوسری طرف سائمن ابھی بھی مکھیوں کے دیوتا کے پاس تھا۔ بادل زوردار آواز کے ساتھ گرجا اور مکھیوں کا دیوتا کہنے لگا تم ایک بیوقوف لڑکے ہو جسے بالکل بھی عقل نہیں۔ سائمن نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر کچھ نہ کہا تو مکھیوں کے دیوتا نے کہا کہ اب اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ کھیلو کودو۔ وہ تمہیں بیوقوف خیال کرتے ہیں۔ اور یقینی طور پر تم ایسا نہیں چاہو گے کہ رالف بھی تمہیں ایسا ہی خیال کرے۔ تم تو رالف؛ پگی؛ جیک کو پسند کرتے ہو۔ سائمن نے جب لکڑی پر موجود مکھیوں کے دیوتا کو

آواز میں کہا کہ نہیں تم تو صرف کٹا ہوا ایک سور کا سر ہو۔ اس نے جواب دیا کہ تم تو سمجھے تھے کہ درندے بلا کو ختم کر سکتے ہو۔ درحقیقت تمہیں علم ہے کہ میں تمہارا ہی ایک حصہ ہوں۔ اسی وجہ سے تو تم میرے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ ان تمام باتوں کو بھول کر اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جاؤ۔

سائمن نے محسوس کیا کہ اس کا سر گھوم رہا ہے اور بلا کا سر غبارے کی طرح بڑا ہو رہا ہے۔ جو کہہ رہا ہے کہ ہر طرف ہر جگہ پر میں تمہیں موجود ملوں گا۔ مجھ سے تم کس طرح بچ سکتے ہو۔ سائمن کو اپنا جسم اکڑا ہوا محسوس ہوا۔ مکھیوں کا دیوتا جیسے کسی استاد کی آواز

میں کہہ رہا تھا کہ تم اپنے راستے سے بھٹک چکے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ مجھ سے زیادہ عقلمند ہو۔ اب مجھے غصہ آنے والا ہے۔ میں تمہیں یہاں برداشت نہیں کروں گا۔ مگر تم نے اس جزیرے پر کوئی غلط حرکت نہیں کرنی۔ سائمن کے سامنے اندھیرے میں ایک بہت بڑا منہ موجود تھا۔ ہر طرف پھیلی ہوئی تاریکی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ مکھیوں کا دیوتا کہنے لگا کہ تمہارے ساتھ بہت برا سلوک بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہم سب مل کر بہت برا سلوک کر سکتے ہیں۔ جیک؛ راجر؛ موریس؛ رابرٹ۔ بل پگی اور رالف سب ہی تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کر سکتے ہیں۔ سائمن نے محسوس کیا کہ مکھیوں کے سردار کے منہ کے اندر جارہا ہے اور پھر اسے کچھ ہوش نہ رہا۔

ہر طرف گرمی تھی۔ خاموشی تھی۔ سرخ مکھیوں کے سردار کی انتڑیوں کے اوپر موجود مکھیوں کی آواز آرہی تھی۔ سائمن کی ناک سے خون بہنا شروع ہوا مگر مکھیوں نے اس کی طرف نہ دیکھا اور اپنے سردار کے پاس ہی موجود رہیں۔ سائمن تھک کر کمزوری محسوس

نظر آرہا تھا۔ اس نے کہا کہ اب اور کیا کیا جاسکتا ہے۔ کوئی جواب نہ ملنے پر وہ جنگل کے اندر چلنا شروع ہوا۔ اس کے منہ پر لگا ہوا خشک ہو چکا تھا بہت زیادہ تھکا ہوا ہونے کی وجہ سے مشکل سے اس کے قدم اٹھ رہے تھے۔ اسے دور نیلے رنگ کی کوئی چیز نظر آئی۔ ہوا کے چلنے سے درخت بھی ہلنا شروع ہو چکے تھے۔ اس نے کوئی چیز دیکھی جو اچانک سیدھی ہو کر اس کی جانب دیکھنا شروع ہو گئی۔ وہ چیز مکھیوں کی نظر میں بھی آچکی تھی اور اس کے سر کے اوپر سیاہ بادلوں کی طرح موجود تھی۔

نیلے رنگ کے پیراشوٹ سے ہوا نکلتی تو وہ چیز گہرے سانس کی آواز نکالتے ہوئے دوبارہ آگے کی طرف جھک جاتی اور مکھیاں دوبارہ اس پر قبضہ کر لیتیں۔

گھٹنے پر چوٹ لگی اور سائمن رینگتا ہوا آگے بڑھا۔ جلد ہی اسے سب کچھ سمجھ آگیا تھا۔ اسے پیراشوٹ اور اس میں لٹکا ہوا آدمی نظر آیا جو اپنی خراب حالت کی وجہ سے غلیظ بدبو پیدا کر رہا تھا جس کی وجہ سے سائمن کافی دیر تک الٹیاں کرتا رہا۔ لٹکے ہوئے آدمی کے پیراشوٹ کو رسیوں سے آزاد کیا تاکہ اس کی بدبودار لاشیں زمین پر گر جائے۔ دوبارہ سفر شروع کیا۔ ایک جگہ سے دھواں اوپر جاتا

ہوا نظر آیا اور وہاں پر تمام لڑکے بھی نظر آنے لگے۔ دوبارہ اس نے لاش کی طرف دیکھا۔ یہ بھی اگرچہ بھیانک درندے یا بلا کی طرح تھی مگر نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی۔ سائمن کو تھکن کی وجہ سے پہاڑی سے اترنے میں بہت مشکل پیش آرہی تھی۔ مگر سوچنے لگا کہ دوسرے لڑکوں کو اس چیز کی حقیقت کے بارے میں آگاہ کرنا ضروری ہے۔

سائمن قتل ہوتا ہے

رالف اور پگی تالاب میں نہانے کے مزے لوٹ رہے تھے۔ رالف پگی کی عینک کو چھیڑنے کی کوشش کرتا تو اسے غصہ چڑھ جاتا۔ سیم اور ایرک گوشت کھانے کے لئے جیک کے پاس چلے گئے تھے۔ پگی کی خواہش تھی کہ وہ بھی گوشت کھانے جائے تو بہانہ بنایا کہ ہمیں بچوں کو دیکھنے کے لئے وہاں پر جانا چاہیے کہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

رالف؛ پگی؛ سائمن اور نگرانی کے لیے کھڑے گئے دو لڑکوں کے علاوہ باقی تمام آگ میں بھونے جانے والے سور کے قریب موجود تھے جو پکنے کے بالکل قریب تھا۔ سب کے چہروں سے خوشی نظر آرہی تھی۔ ایک درخت کو بھی وہاں پر لے آئے تھے۔ چہروں پر

رالف اور پگی وہاں پہنچے تو سب لڑکے انہیں دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ کچھ لڑکے گوشت کا بڑا ٹکڑا لے کر بھاگے تو پگی کے ہاتھ پر لگا جس کی گرمی سے اس نے چیخ ماری تو تمام لڑکے اس کو ذلیل ہوتا دیکھ کر ایک مرتبہ پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔ جیک نے کہا کہ ان کو بھی گوشت دے دیا جائے۔ بادل بلند آواز سے گرج رہے تھے؛ بجلی چمک رہی تھی اور نیچے سب لڑکے گوشت کھانے میں مصروف تھے۔

جیک نے غرور بھری آواز سے پوچھا کہ کوئی گوشت کھانے سے رہ تو نہیں گیا۔ سب لڑکے دل کھول کر گوشت کھا رہے تھے جو کافی زیادہ تھا۔ جیک کھڑا ہوا؛ رالف اور پگی کی طرف دیکھنے لگا۔ لگ رہا تھا کہ یہ شام سکون کے بجائے شدید لڑائی لے کر آئے گی۔ جیک نے

پینے کے لئے کچھ مانگا تو اسے ناریل کا پانی دیا گیا۔ پیتے ہوئے وہ اپنے مضبوط بازوؤں کو دکھا کر اپنی طاقت کا اظہار کر رہا تھا اور کانوں میں ایسی آواز سن رہا تھا کہ جیسے اسے ہی حکمران ہونا چاہیے۔ جیک نے اپنا نیزہ رالف اور پگی کی طرف لہراتے ہوئے کہا کہ کیا تم میرے قبیلے میں شامل ہونا چاہتے ہو۔ تمہیں شکار کا گوشت مل سکتا ہے اور میرے ساتھی درندے بلا سے بھی تمہاری حفاظت کریں گے۔ رالف نے کہا کہ مجھے تم سب لوگوں نے مل کر سردار منتخب کیا تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ہم آگ کو مسلسل جلائیں گے مگر تم شکار۔۔۔ جیک نے اس کی بات کاٹ کر کہا کہ اپنے ہاتھ کی طرف دیکھو۔ گوشت تو تم بھی کھا رہے ہو۔ رالف نے کہا کہ کیا شکار کی ذمہ داری تمہاری نہیں تھی۔ میں نے آگ کو جلائے رکھا اور گھونگا بھی تو میرے ہی پاس ہے۔

جیک نے کہا کہ اچھا ہوا تم اسے اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے۔ کیونکہ اس جگہ پر گھونگے کی کوئی اہمیت نہیں۔ نہ ہی اس کا قانون یہاں پر چلتا ہے۔ بادل شدید آواز کے ساتھ اسی وقت گرجے۔ رالف نے کہا کہ گھونگے کا قانون ہر جگہ پر لاگو ہوتا ہے۔ اس نے باقی لڑکوں پر نظر ڈالی اور سمجھ گیا کہ کوئی اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پگی نے آہستہ آواز میں کہا کہ ہمیں آگ کی ضرورت ہے۔ جیک نے دوبارہ پوچھا کہ میرے قبیلے میں کون کون شامل ہونا چاہتا ہے تو مختلف آوازیں آئیں کہ ہم شامل ہوں گے۔ پگی نے آہستہ سے رالف کو

طوفان کی ابتدا کے طور پر بارش شروع ہو رہی تھی۔ رالف نے کہا کہ ایسے ہی طوفان سے بچنے کے لئے ہمیں جھونپڑیوں کی ضرورت تھی جو ہم نے اب تک تیار نہیں کیں۔ بولو اب اس طوفان کا کیسے مقابلہ کرو گے۔ شکاری لڑکے بھی پریشان نظر آرہے تھے۔ چھوٹے لڑکے خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ جیک نے لڑکوں کی توجہ ہٹانے کے لیے کہا کہ ہم جنگلیوں والا رقص کریں گے اور سب لڑکے آگ کے گرد جمع ہو گئے۔ راجر سور کی اداکاری کر رہا تھا اور جیک پر حملہ کر رہا تھا۔ نیزے اور آگ میں جلتی لکڑیوں کو اٹھا کر لڑکے اب جنگلیوں کا گانا بھی گا رہے تھے۔ رالف نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ کھیل دلچسپ ہے اور اس میں اسے بھی شامل ہونا

چاہیے۔ لڑکے جوش و خروش کے ساتھ آواز نکال رہے تھے کہ بلا کو ہم نے مار ڈالنا ہے۔ اس کے گلے کو کاٹ کر اس کا خون بہانا ہے۔ آسمان سے بجلی کڑک کر ان کی طرف گری۔ لڑکوں کے جوش و خروش اور ناچنے گانے کی رفتار میں اضافہ ہو چکا تھا۔ بجلی ایک مرتبہ پھر ان کی طرف گری تو بچے خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگے۔

بڑے لڑکے ابھی بھی ناچتے ہوئے بلند آواز سے گا رہے تھے۔

بلا کو ہم نے مار ڈالنا ہے۔ اس کے گلے کو کاٹ کر اس کا خون بہانا ہے۔

پھر ان کی نظر پڑی تو دیکھا کہ جنگل کی جانب سے کوئی چیز رینگتی ہوئی ان کی طرف آ رہی ہے۔

وہ سائمن تھا جو تھکی ہوئی آواز میں کسی مردہ آدمی کے بارے میں بتا رہا تھا۔

مگر لڑکے اپنے حواس کھو بیٹھے تھے۔ ناچتے ہوئے مسلسل ایک ہی آواز بلند کر رہے تھے۔

بلا کو ہم نے مار ڈالنا ہے۔ اس کے گلے کو کاٹ کر اس کا خون بہانا ہے۔

اور اسی دوران وہ سب یہ دیکھے بغیر کہ وہ سائمن ہے اسے نیزوں اور مختلف چیزوں سے مار رہے تھے۔ اس کا سر کچل رہے تھے۔ بالآخر سائمن کو بلا خیال کرتے ہوئے انہوں نے مار دیا۔ جو چٹان سے نیچے سمندر میں جا کر گر گیا۔ لڑکوں نے وہاں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ نیچے اتر کر دوبارہ اس کو گھیرے میں لے لیا۔ چیخیں مارتے ہوئے مردہ جسم کو مارے جا رہے تھے۔ صرف یہ رہ گیا تھا کہ وہ اپنے دانتوں سے لاش کو نوچنے لگیں۔

تیز بارش شروع ہوئی۔ پہاڑیوں سے پانی ان لڑکوں کے جسم تک پہنچ گیا تو لڑکے وہاں سے چلے گئے۔ یہ دیکھے بغیر کے وہ بلا تو دراصل ان جیسی ہی تھی۔ جس کے چاروں طرف خون بھی موجود تھا۔ مردہ بلا وہاں بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی جو دراصل سائمن تھا۔ جسے اس کے اپنے ساتھی قتل کر چکے تھے۔

تیز بارش اور ہوا میں پیراشوٹ سے مردہ جسم نیچے کی جانب آنے لگا۔ گرتا ہوا لڑکوں کے قریب پہنچا تو سب شدید خوفزدہ ہو کر وہاں

آدھی رات کے وقت طوفان اور بارش ختم ہو گئی۔ ہر طرف خاموشی تھی۔ ریت پر ایک لڑکے کی لاش موجود تھی۔ روشنیوں والی سمندری مخلوق اس کے ارد گرد جمع ہو رہی تھی۔ پھر لڑکے کی لاش پانی میں تیرنا شروع ہوئی اور آہستہ آہستہ سمندر میں چلی گئی۔

پگی قتل ہوتا ہے

پگی کی عینک جیک اور وحشی شکاری لڑکے چرا چکے تھے تاکہ اس کی مدد سے آگ کو جلا سکیں۔ رالف؛ پگی اور دونوں بھائی سیم اور ایرک عینک لینے کے لئے جیک اور اس کے شکاری لڑکوں کی طرف گئے۔ راجر کو دیکھ کر رالف نے کہا کہ وہ گھونگے کو بجا کر اجلاس بلا رہا ہے۔ جیک نے انھیں دیکھ لیا اور کہا کہ یہ میرا علاقہ ہے یہاں آنے کی اب جرات نہ کرنا۔ رالف نے جیک سے کہا کہ تم نے پگی کی عینک چرا کر بہت بری حرکت کی ہے۔ وہ واپس کر دو۔ جیک نے جواب دیا کہ مجھ سے کون واپس لینے کی ہمت کر سکتا ہے۔ رالف نے کہا کہ مجھے سردار تم لوگوں نے ہی منتخب کیا۔ اگر تمہیں آگ چاہیے تھی تو تمہیں دے دی جاتی۔ عینک چوری نہیں کرنی چاہیے تھی۔ جیک نے کہا کہ تم نے مجھے چور کہنے کی کیسے جرات کی۔ دونوں میں شدید لڑائی شروع ہو چکی تھی۔ تھک کر دونوں علیحدہ ہوئے تو پگی نے کہا کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد عینک اور آگ ہے۔ رالف نے دوبارہ عینک مانگی تو تمام لڑکے ہنسنا شروع ہو گئے۔ رالف شدید غصے میں آ چکا تھا اور کہنے لگا کہ تمہیں عینک واپس کرنی پڑے گی کیونکہ اس کے بغیر پگی کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اور وہ دیکھو ہماری آگ بھی بجھنے والی ہے۔ اس کے بغیر ہم یہاں سے باہر نہیں جا سکیں گے۔ کوئی جہاز ہماری مدد کو نہیں آسکے گا۔

جیک نے اپنے شکاری لڑکوں سے کہا جڑواں بھائیوں کو پکڑو۔ حکم کی تعمیل کی گئی اور انہیں پکڑ کر باندھ دیا گیا۔ وہ جانتا تھا کہ رالف انہیں بچانے کے لیے آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کر سکتا تو کہنے لگا کہ دیکھو میرے شکاری میرا حکم مانیں گے۔ دونوں جڑواں بھائیوں کے گرد شکاری لڑکے نیزوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ رالف شدید غصے میں آ چکا تھا گالیاں دیتا ہوا جیک سے لڑنے لگا۔ دونوں تھک کر علیحدہ ہوئے تو رالف نے پھر کہا کہ میرے پاس گھونگا ہے۔ یہ سن کر آوازیں تھوڑی دیر کے لئے کم تو ہوئیں مگر پھر اسے بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ اچانک رالف کو اپنے قریب ایک آواز سنائی دی۔ اوپر سے پتھر پھینکے جا رہے تھے۔

پگی نے بلند آواز سے کہا کہ جنگلیوں کی طرح شکار کرتے ہوئے رہنا بہتر ہوتا ہے یا مہذب معاشرے کی طرح قانون کے ساتھ۔ تمام لوگ بلند آباد سے بول رہے تھے جن میں جیک کی آواز میں شامل تھی۔ پگی خوبصورت گھونگے کے ساتھ کھڑا ہوا تھا کہ اچانک بلندی سے ایک بہت بھاری چٹان نما پتھر اس کے اوپر پھینکا گیا۔ وہ چٹان تیزی سے اس کی جانب گر رہی تھی۔ تمام لڑکے یہ منظر دیکھ کر پر جوش نعرے لگانے لگے۔ پگی کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہ ملا۔ چٹان پگی کو لگی۔ گھونگا بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا

اور پگی چالیس فٹ نیچے چٹان پر جا گرا۔ اس کے سر کے ٹکڑے ہو چکے تھے۔ جس طرح سور نے مرنے سے پہلے آخری مرتبہ حرکت کی تھی اسی طرح اس کے جسم نے بھی حرکت کی۔ پھر سمندر کی لہریں اسے اپنے ساتھ بہا کر لے گئیں۔

جیک نے بلند آواز سے کہا کہ اب میں یہاں کا سردار ہوں۔ نیزہ رالف کو مارا جس نے اسے زخمی کیا مگر اس نے شدید خوف کی وجہ سے درد کی طرف توجہ نہ دی۔ شکاری لڑکے اسے نیزے مارنے کی کوشش کر رہے تھے اور وہ ان سے بچنے کے لئے تیز رفتاری سے بھاگ رہا تھا۔ لڑکے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ بھاگتے ہوئے اسے سور کی لاش نظر آئی۔ اس پر سے چھلانگ لگاتے ہوئے تیز رفتاری سے وہ لڑکوں سے بچتے ہوئے جنگل میں بھاگ گیا۔

جھاڑیوں میں اپنے آپ کو چھپا لیتا ہے مگر اسے مارنے کے لیے جھاڑیوں کو بھی آگ لگا دی جاتی ہے۔ جیک کا تمام وحشی گروپ اسے

لیے وہاں پہنچ چکے تھے۔ رالف اپنی موت سے چند سیکنڈ پہلے بچ چکا تھا۔ کیوں کہ فوجی کے پاس پستول تھی اور پیچھے مشین گن کے ساتھ اس کا ساتھی بھی موجود تھا۔ رالف نے پریشانی میں سب کچھ بتایا۔ وہ اور باقی سب بچے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

یہاں ناول ختم ہوا

مگر مگر مگر

جس فوجی جوان نے بچوں کو بچایا وہ در حقیقت انہیں بچوں کی طرح خود بھی لڑ رہا تھا

اپنے دشمن کو تلاش کر رہا تھا

کہ وہ کہیں نظر آئے تو انہیں اپنے ہتھیاروں سے ختم کر دے

ولیم گولڈنگ کہنا چاہتے ہیں کے بدی کا چکر پوری رفتار سے چل رہا تھا

چل رہا ہے

اور چلتا رہے گا

رابرٹ لوئی سٹیونسن کے بہترین ناول اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹریژر آئی لینڈ

کڈنیپڈ

ڈاکٹر جیکل اینڈ مسٹر ہائڈ

بوتل میں شیطان سوئی سائڈل کلب

کیپٹن کرے جیئس

چارلس ڈکنز

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

ایچ جی ویلز کے بہترین ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹائم مشین

وار آف دی ورلڈ

فرسٹ مین ان دی مون

کنٹری آف دی بلائنڈ

ان ویزی بل مین

آئی لینڈ آف ڈاکٹر مورو

آل ابروڈ فار اورورات

اناڑی بھوت